

نور افشاں



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ | قیمت سالیانہ مع محصول عیعہ

نمبر ۲۱ - جلد ۱۱ | لودیانہ ۲۴ مئی سنہ ۱۸۸۳ع | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستۂ اخبار

ہرات میں بغاوت ہو پڑی اور امیر کابل انسداد بغاوت کے لئے ہرات جانے کی تیاری کر رہے ہیں = افواہ ہے کہ ایوبخان کے سپہ سالار نے ہرات پر قبضہ کر لیا ہے = امیر کابل نے ۷ ہزار سپاہی جنگ کیواسطے ہرات کی طرف ۱۱ مئی کو روانہ کئے ہیں = شاہ ایران کی نسبت مشہور ہے کہ اُنہوں نے ایوبخان کو سواروں کے چار رسالے فتح ہرات کے لئے دئے ہیں = شنواریوں نے پھر ۱۵ ہزار آدمی امیر کے مقابلہ کے لئے جمع کئے ہیں = افریدیوں کے ۹ سردار شنواریوں کے پاس اسلئے گئے ہیں کہ امیر کابل سے ایک بھاری جنگ کرنا چاہئے = معزول خدیو مصر نے سلطان روم پر ۵ کروڑ روپیہ کا دعوی سلاطین یورپ کے سامنے دایر کیا ہے = شاہ برہما نے اپنا سفیر فرانس میں بھیجا ہے = سر رشتہ تعلیم ہندوستان کی وزارت کا جدید عہدہ مسٹر کرافٹ صاحب کو ملیگا = انگریزی وکیل لارڈ ڈفرن صاحب قسطنطنیہ میں داخل ہو گئے ہیں = افریدی فرقہ کے لوگوں نے بہ اتفاق کر لیا ہے کہ کابل سے جو قافلہ ہندوستان کی طرف آوے اُسکو لوٹ لینا چاہئے = فرانس میں شاہی سلطنت کو پھر قایم کرنیکی کوشش ہو رہی ہے = زار روس کی تخت نشینی پر انگلستان کی طرف سے سر گارنٹ ولسلی صاحب ماسکو کو تشریف لیجائینگے = مدراس کے ججوں نے البرٹ بل کی تائید میں رائے دی ہے = برہما کے معاملات کی حالت آجکل افغانستان کے موافق پیچیدہ ہو رہی ہے = طالب علمان کے خوف سے سرکار روس نے شہر وارسا کی یونیورسٹی بند کر دی ہے = پنجاب کے فنانشل صاحب جے - بی - لایل صاحب بہادر میسور کے رزیڈنٹ مقرر ہو گئے ہیں = اٹک کا پل آج جاری کیا جاویگا = امیر کاشغر سخت بیمار ہے اور سلطنت کے کاروبار بالکل بند ہیں = کاسپین تک روسیوں نے ریل تیار کر لی ہے = چین میں دلیسیوں کے ماتحت تار کا انتظام نہایت عمدہ حالت پر ہے = ہندوستانی ریلوں نے پارسلوں کا محصول بہت کم کر دیا ہے = برہما کی انگریزی رعایا ٹکس دینے سے انکار کرتی ہے = روڑکی کی نہر میں ایک طالب علم نہاتے نہاتے غایب ہو گیا = روس میں سفد کا نہایت زور ہے = فرقہ نہلسٹ نے سینٹ پیٹرزبرگ میں جابجا اشتہار چسپاں کر دئے ہیں کہ زار روس کی تخت نشینی پر کوئی نہ جاوے ورنہ مارا جائیگا = سال گذشتہ میں فرانس کے اندر سو اکروڑ روپیہ کی جھنبریاں تیار ہوئیں = سوئز میں دوسری نہر بنانیکے واسطے سوداگران انگلنڈ نے اجازت مانگی ہے = مہاراجہ صاحب گیکوار اپنے برادر کو انگریزی تعلیم حاصل کرنیکے لئے ولایت روانہ کرنے والے ہیں = ڈبلیو ڈراس صاحب سر ٹیکٹ منیجر سندھ پنجاب و دہلی ریلوے نے ہماری سرحدی شمال و مغرب کی حفاظت پر اپنے ذاتی تجربہ سے ایک کتاب تصنیف کی ہے = گوجرانوالہ کے جیل خانہ سے ۱۴ مئی کو دو قیدی فرار ہو گئے ہیں = مہدی کاذب کی نسبت خبر آئی ہے کہ اُسکے ۵ ہزار آدمیوں کو شکست ملی اور اُنمیں سے ۵ سو آدمی قتل کئے گئے = پختہ خبر معلوم ہوا کہ امیر کابل نے شنواریوں کو بھاری شکست دی ہے = دہلی کے جنوبی و مغربی حصہ کو آتشزدگیوں نے خاک میں ملا دیا ہے = ایوبخان کا ایک قاصد غزنی میں بھی پہونچا ہے اور ایوب خان کے واسطے کچھ فوج جمع کر رہا ہے = ترکمانوں نے ملکر یہ صلاح کی ہے کہ روسیوں کو وسط ایشیا سے نکالدیا جاوے = سلطان روم اور شاہ یونان کا پھر بگاڑ پیدا ہو گیا ہے = اسٹریلیا سے ایک سرکاری خبر آئی ہے کہ جرمن بین جنگ کے سامان بڑی سرعت کے ساتھ ہو رہے ہیں



نورافشاں

سستی سب برائیوں کی جڑ ہے

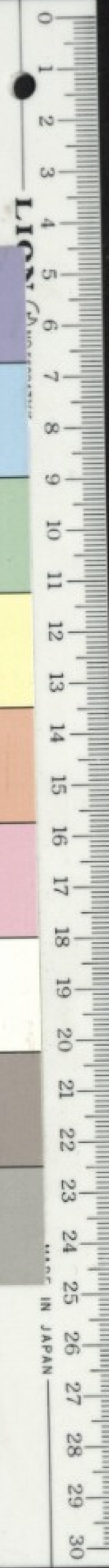
نمبر ۳

اب ہم اپنے تجارت پیشہ گروہ کے حالات پر ایک نظر ڈالکر دیکھتے ہیں کہ دولت جمہوری کے یہہ ممبر ملک کے کہاں تک مفید ہیں۔ عموماً اس پیشہ کے مفید خلایق ہونے میں کچھ کلام نہیں کیونکہ خاص انکے ذریعہ سے دنیا کے مختلف ملکوں میں باہمی رابطہ اتحاد و اشتراک پیدا ہے اور انکے طفیل باہمی اغراض کے پورا ہونیکا سلسلہ قایم۔ ہر ایک ملک میں بحیثیت اسکی سرزمین کے کچھ خاص پیداوار ہوتی ہے جو تجارت کے ذریعہ باقی ملکوں میں پہنچ جاتی ہے۔ چین کی چاہ ہر روز ہندوستان کی چینی سے شیرین بنتی ہے اور ہندوستان کے کھانے ہر وقت جزایر کے مصالح کی مدد سے لذیذ بنائے جاتے ہیں۔ انگلستان ہماری روئی سے قسم قسم کا کپڑا تیار کرکے پھر ہمارے ہی لئے راحت بخش اور شاندار پوشاک تیار کرتا ہے اور فرانس اپنی انگوری شربت اور آرایش کے اسبابوں سے ہمکو بڑا حصہ دیتا ہے۔ ایران فرش و قالین اور ریشمی کپڑوں سے ہمارا گھر سجاتا ہے اور خراسان میوجات رنگ رنگ سے ہمکو نئے سے نیا ذایقہ بخشتا ہے غرض قدرت ہمارے لئے ضروریات زندگی بیشک ہمارے گھر میں بیٹھے بٹھائے بہم پہنچا دیتی ہے لیکن ہمارا آرام اور ہماری آسایش و آرایش محض تجارت ہی بڑھاتی ہے۔

اب سوال یہہ ہے کہ یہہ سب دور دراز ملکوں کی نعمتیں جو تعداد سے باہر ہیں ہمیں گھر میں بیٹھے بٹھائے کیونکر ملجاتی ہیں۔ کیا ہمارے دیسی ساہوکار ملک بملک جاکر ہماری چیزوں کے تبادلہ میں یہہ اشیا لاتے ہیں۔ نہیں۔ وہ تو ادھر سندھ اور ادھر اٹک ندی سے پار نہیں جاسکتے بمبئی کلکتہ اور مدراس دیکھ سکتے ہیں لیکن وہانکے بندروں سے جہاز پر اسوار ہوکر سمندر میں جانا دھرم کا نشٹ سمجھتے ہیں۔ انکی دنیا دھرم سے ملی ہوئی ہے اور دھرم انکو بات بات میں جکڑے ہوئے ہے کیا مجال کہ بلا اجازت دھرم انسانی ترقیات کے سرزمین میں قدم بھی رکھ سکیں۔ ہندوستان پر بارہ سو برس بادشاہت گردی رہی۔ اور ملک بیشک مفلس ہوگیا لیکن پھر بھی ایسا نہیں کہ سیٹھ ساہوکار اور کھتری مہاجن کے ہاتھ میں پیسہ نہ رہا ہو اور اُس پیسہ سے اگر وہ چاہتے تو بذریعہ تجارت انگریزی تاجروں کے ہم پلہ بن جاتے لیکن سستی کبھی جرات پیدا ہونے نہیں دیتی اور اسیواسطے وہ اپنی سرحد سے باہر قدم نہیں دھر سکتے۔ وہ اپنی دوکانوں میں ہی بیٹھکر اپنے بزرگوں کے قاعدے پر کچھ خریدتے اور کچھ بیچتے ہیں اور چونکہ ہندوستان کی گذران صرف مختصر سی اشیا پر موقوف ہے جیسے یہاں کے ایک اوسط درجہ کے خاندان کے لئے دس روپیہ ماہوار سے زیادہ صرف کرنا نہیں پڑتا اسواسطے پروا نہیں کرتے کہ اپنے کام کو ترقی دیویں۔

یہہ صرف سستی کا نتیجہ ہے اور سستی یہانتک بڑھی ہوئی ہے کہ انکو ایکدوسرے سے ملنے بھی نہیں دیتی کہ باہمی مشورہ اور اتفاق سے کسی قسم کا ایسا مشترک بیوپار پھیلاویں جائنٹ سٹاک کمپنیاں بنکر ملکی ضروریات کے کارخانے اور کلیں ایسی مہیا کریں کہ جن سے ملک کی دولت کو ترقی ہو غریب بیکاروں کے لئے کار نکلیں مالداروں کا مال بڑھے اور بڑے آدمیوں کی شان و شوکت کے سامان میں افزائش ہو۔

سرکار انگلشیہ آج کل بہت چاہتی ہے کہ ہندوستانی گیہوں خصوصاً پنجاب کی تجارت انگلستان میں پھیلے۔ باعث یہہ کہ انگلستان اس غلہ کیواسطے امریکہ اور مصر اور روس کا محتاج ہے جہاں پر انکو کھرا و بیہ کی گیہوں انہیں ملکوں سے اکر برابر دس بارہ سیر کے نرخ سے ملتی ہے لیکن یہاں پر اس تجارت کا حوصلہ کہاں یہہ کام خاص ولایت کے تاجروں کے ہیں پر وہ اس جنس کو خیال میں نہیں لاتے کیونکہ مصر کی گیہوں کے آگے انکو کوئی نہیں پوچھتا انگریز لوگ انکو دس سیر کے نرخ سے سستا اور انکو دس سیر کے نرخ سے بھی مہنگا جانتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ بالفرض حکومت تجارتی سہولتیں عطا ہوجاویں ریلوے کا کرایہ گھٹ جاوے کرنچی بندر کی راہ کھل جاوے شپمنٹ کا نرخ کم کردیوے اور محصول برآمد میں خاطر خواہ تخفیف ہوجاوے تاہم ہماری گیہوں ولایت میں قدر نہیں پاسکتی۔ سبب اسکا محض سستی ہے اور اگر پوچھیں کہ سستی کسکی تو جواب ہے کہ کاشتکاروں کی دوسرے زمینداروں کی سویم ساہوکاروں کی۔ کاشتکاروں کی یہہ کہ بیج خاص نہیں بوتے اور گرد و گوڈی کی محنت گوارا کرکے خود رو اور نقصان نباتات کو پہلے سے ہی نہیں اکھاڑتے۔ زمینداروں یا مالکوں کی یہہ کہ وہ نہ اول اور نہ آخر اِن باتوں کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور تاجروں کی یہہ کہ مشترک کمپنیاں بنکر اور حصص جمع کرکے کہیں متعلقہ زراعت نہ انجمنیں قایم کرواتے اور نہیں تو ایک ونوئنگ مشین یعنے صفائی کی کل کو ہی رواج دیا ہوتا تو ملک کی گیہوں یہاں ہی صفا ہوکر جاتا تجارت بچاتی کہ تجارت کی مایہ ہند جنس ہوتی اور چونکہ امریکہ روس مصر کی گیہوں کی نسبت ہمیں میدہ اور سوجی زیادہ ہوا کرتا ہے اسلئے امید تھی کہ یہہ زیادہ قدر پاتی لیکن افسوس ہے کہ اب یہہ گیہوں ولایت میں کیوں نہیں بھیجی جاتی۔ ایک تجربہ کار انگریزی سوداگر کا قول ہے کہ ہندوستان کی گیہوں میں بہ مقدار گوبر۔ مٹی۔ کنکری۔ تبی۔ جو۔ مسور۔ باجرے کے دانے وغیرہ بھرے رہتے ہیں کہ ۱۶ سیر میں سے اجرت صفائی اور کرایہ محصول وغیرہ دیکر اصل گندم ۹-۱۰ سیر رہجاتی ہے۔ غرض جب تک ہندوستان کی سستی قایم ہے تب تک ملکی زراعت اور تجارت ترقی نہیں پاسکتی۔ فقط



مراسلات

ریویو نمبر ۱

بر رسالہ تنقید الخیالات

مصنفہ پادری عماد الدین صاحب

تہذیب الاخلاق جلد اول میں سید احمد خان صاحب بہادر نے پہلا اصول یہہ قایم کیا ہے کہ صرف عقل ہی رہنما ہے۔ جس سے ہمیں یہہ گمان گذرتا ہے کہ آپ انسانی معاملات میں خدا کے معمولی اور غیر معمولی دخل کے نافی ہیں۔ ہمارے لایق پادری عماد الدین صاحب نے سید صاحب کے سلسلہ خیالات کو مسلسل سالوں میں جانچنا شروع کیا ہے چنانچہ پادری صاحب نے پہلے رسالہ میں سید صاحب کے پہلے اصول کو ایک تندید پوشش دی ہے۔ پادری صاحب نے سید صاحب کے اصول کے پچیس ۲۵ اجزا پیش کئے ہیں اور اُن میں سے ہر ایک پر اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ فی الحقیقت وہ باتیں جو سید صاحب نے عقل کے بارے مطلق ہونے کے لئے پیش کی ہیں وہ صرف پریشان خیالوں کا مجموعہ ہیں جنکا اصول مذکور سے کچھ نسبت نہیں معلوم ہوتی۔ اور جیسے سید صاحب کے خیالات ہیں اُسکے مطابق پادری صاحب کیجوابی خیالات ہیں۔ اب ہم رسالہ تنقید الخیالات میں سے ناظرین کے جو جو خیالات اعلیٰ اور غور طلب ہیں ناظرین کے سامنے رکھکر دکھاتے ہیں کہ وہ کس وزن کے خیال ہیں مگر ہم اس بات کا اظہار پیشتر ہی کرتے ہیں کہ سید صاحب کے خیالات سے ہوشیار رہنا چاہئے +

سید صاحب نے کہا کہ عقل انسانی کے سوا کوئی اور رہنما نہیں ہے کسی طرف جاؤ اور کہیں سے پھیر کھا کر آؤ علم و یقین یا ایمان کا مدار صرف عقل ہی پر رہتا ہے۔ اسپر پادری صاحب نے تیرہ ۱۳ صفحوں میں اپنے خیالات پیش کئے ہیں۔ جن میں آپ نے اکثر باتوں میں عقل کی رہنمائی مان لی ہے۔ چنانچہ شروع ہی میں لکھتے ہیں کہ دین ایمان اور تہذیب دنیاوی اور ہر قسم کی تحسین اور نفرین بلکہ تمام مناسب اور غیر مناسب امور کا انتظام عقل ہی پر موقوف ہے کیونکہ یہہ شریف جوہر اسی لئے خالق نے بخشا ہے کہ انسان کے لئے ہر بات میں جہانتک اُسکی رسائی ہے اُسکا رہبر ہو۔ مگر بعض باتیں جنکی نسبت احتمال اور شک کے سوائے زیادہ رہنمائی نہیں کر سکتی اُن میں اُسکی رہنمائی سے انکار کیا ہے۔ اور وہ یہہ ہیں پہلے اوّل کہ آیا یہہ دنیا قدیم ہے یا حادث۔ اسکی نسبت عقل شک میں ہے۔ دوم اس جہان کے خالق کی بابت عقل نے کیا ہدایت کی ہے اور اس بارہ میں لوگوں کے مختلف خیالات بیان کئے ہیں کہ کوئی اُسے دھوکا کہتا ہے اور کوئی خود بخود قایم کہتا ہے۔ کسی نے اُسکا کوئی بنانیوالا مانا ہے۔ وغیرہ مگر عقل کی اس ہدایت سے پادری صاحب کو تسلی نہیں ہوتی چنانچہ لکھتے ہیں کہ اگر اُسکا خالق کوئی خاص قوت یا کوئی شخص مانا بھی جاوے تو یہہ بتلانا بھی مشکل ہے کہ کہاں ہے! اور کیسا ہے وغیرہ۔ سوم اُس خالق نے اس جہان کو کیوں پیدا کیا۔ ہمیں کس غرض سے دنیا میں پیدا کیا۔ اور ہماری موجودہ طبیعت کیونکر اُسکی مرضی سے مطابقت پیدا کر سکتی ہے۔ چہارم ہماری روح غیر فانی ہے یا فانی۔ کیا اُسکو کوئی آیندہ حالت پیش آنیوالی ہے جسمیں حالت موجودہ کا نتیجہ اُٹھانا پڑیگا۔ یہہ باتیں ہیں جنمیں ہمارے پادری صاحب عقل کی رہنمائی کے قایل نہیں۔ کیونکہ انکی نسبت عقل شک میں ہے اور وہ نہایت ضروری باتیں ہیں +

سچ ہے کہ انمیں سے ہر ایک بات مجرد عقل کی کوشش و تجسس و غور کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ عقل اس تجربہ سے مقید ہے وہ اُسکے باہر کی اور اُس سے غیر کی خود ہی عالم نہیں ہو سکتی ہم پادری صاحب کی باتو نپر باوجہ صاد کرتے ہیں +

اولاً۔ امور مذکورہ تجربی عقل خود ہی دریافت نہیں کر سکتی اِلّا انکا ضروری علم اُسکو شروع ہی میں بخشا گیا تھا پر جب عقل اُسکو فراموش کر بیٹھی اور پھر اپنے طور پر انکی نسبت خیال دوڑانے تو مختلف اور مشکوک اور غلط نتیجے دکھلائے۔ درحقیقت عقل کسی ایک خالق کا جو تجربہ کے علاوہ یا تجربہ سے باہر ہو خیال تک نہ کر سکتی اب جبکہ تو کیا ذکر۔ یہی سبب ہے کہ جب تجربی عقل اپنے زور سے کسی ایسے خدا کی نسبت غور کرتی ہے تو کبھی سورج کو خدا کبھی پون کو کبھی آکاس کو کبھی وقت کو کبھی جل کو کبھی آگ کو اور کبھی اپنی تجربی کو نیچر کا خدا کہنے لگتی ہے۔ ان چیزوں کو خدا اور خالق کہنا عقل کی اپنی ہدایت کا نتیجہ ہے۔ یہہ اُسکی بگڑی ہوئی تسلی سوچ کا حاصل ہے۔ اور اگر کبھی عقل کسی غیر کو نیچر کا خدا اور خالق کہتی ہے تو یہہ رہنمائی عقل کی نہیں عقل نے روایت سے یا الہام سے سیکھی ہے۔ عقل کی اپنی رہنمائی اُن چیزوں میں ہو سکتی ہے اور اُنہیں میں بالصحت ہو سکتی ہے جو اُسکی حس میں آ دیں یا آ سکیں۔ اور وہ جو ایسی نہوں ہم نہیں جانتے کہ عقل از خود اُنکا خیال بھی کر سکے۔ اور اسلئے سید صاحب بھی عقل کے سوا کوئی اور رہنما نہیں مانتے۔ دیگر کی نسبت بھی ہم عقل کے زور کا یہی اندازہ معلوم کرتے ہیں +

دیکھو تھیوڈور پارکر صاحب جو نیچر کی رہنمائی کے قایل ہیں اور عقلی اور الہامی الٰہیات میں برابری اور ایکسانی معلوم کرتے ہیں اپنی دینی ڈسکورسز میں ایک ناکامل مذہب عقل کے ہمراہ کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اس دنیا کے ایام پیشین میں زرتشت کانفوشس۔ فیثاغورس۔ سقراط اور افلاطون کروڑہا متعدس لوگ اُسکی روشنی میں چلتے تھے۔ جب اُنکی روحیں عاجز ہوتیں اور نہ جانتے تھے کہ کدھر جاویں تو اُسکے وسیلے سے اُنکی خاطر جمعی ہوتی تھی۔ پس اگرچہ عقل نے بہت کچھ کیا مگر ہم اسبات کا کوئی ثبوت نہیں کہ اگر بے مدد چھوڑی جاتی تو اسقدر دریافت کرتی۔ جانتی وغیرہ +

(انتخاب از رسالہ فلسفۃ الالہام ملی)

ثانیاً۔ دیکھا جاتا ہے کہ کوئی ایک عقل سب عقلوں کی رہنما نہیں ہے۔ مگر ایک دوسری کی رہنمائی کی محتاج ہے اور دوسری تیسری کی محتاج نظر آتی ہے۔ تو اس سے یہہ بات ضایع ہوتی ہے کہ عقل کے سوا اور کوئی رہنما نہیں۔ عقل کی احتیاجی کا یہ تسلسل کون کہہ سکتا ہے اور کس اختیار سے کہہ سکتا ہے کہ مجھ پر ختم ہوتا ہے۔ یہہ دوسرے رہنما کی جو عقل کے سوا ہو گنجایش کو روا رکھتا ہے +

ثالثاً۔ جب بچے انکو علوم و فنون و اخلاق میں تعلیم پاتے دیکھتے اور سنتے ہیں یاد ہو جب اُنکے اُنکے اعمال ہونے لگتے ہیں تو یہہ کیا ہے۔ اور لفظوں میں اُسکو کیا کہینگے۔ یہی کہ یہہ تعلیم و تربیت

عقل پاتی ہے۔ اور پھر ویسے ہی عمل ظاہر کرتی ہے۔ ہر ایک عقل کا یہی حال ہے۔ اوّل طالب علم اور متلاشی ہے اور پھر خادم۔ سو سید صاحب علوم کو یں کہ صرف انکو نکا پھیر ہے ورنہ عقل جو ہے سو ہی ہے۔ یعنے اُسکے مرتبی معلومات کی رُو سے کہہ سکتے ہیں کہ بدرجہ اوّل عقل طالب علم ہے اور بدرجہ ثانی خادم ہے۔ (انتخاب ایضاً ایضاً) اور کئی ایک وجوہ ہیں جو سید صاحب کے اصول کے برخلاف پیش ہو سکتی ہیں مگر اب انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ غرضکہ پادری صاحب کی تقریر بالکل صحیح ہے۔ اگر سید صاحب کو کچھ اور کہنا ہے تو کہیں +

پھر قول سید صاحب۔ کہیں جاؤ اور کہیں سے پھیر کھا کر آؤ۔ علم یا یقین یا ایمان کا مدار صرف عقل ہی پر رہتا ہے۔ اسپر پادری عماد الدین صاحب یوں تحریر کرتے ہیں۔ یہی حال یقین کا ہے جو علم سے پیدا ہوتا ہے۔ جب کسی نے اُس علم یا مفہوم کو جو صرف الہام سے ہی معتبر سمجھے حرف الہام کے بھروسے پر قبول کر لیا اور اُسکو اُسکے پیرو کر دیا تو ظاہر ہے کہ اُسکا یقین اُسکے دل میں جم گیا ہے اور مدار اُسکا اُسی الہام پر ہے عقل جیسے اِس علم کی خادم تھی ویسی ہی اِس یقین کی بھی خادم ہے۔ رہا ایمان۔ یہہ تو دوسرا لفظ ہی یقین کا ایک طرح سے مُرادف ہے وہ یقین میں ایک خصوصیت پیدا کرتا ہے کیونکہ ایمان نام ہے خاص اُس یقین کا جو نادیدنی چیزوں کی نسبت ہے۔ پس لفظ ایمان کا اصطلاحی مفہوم آپ ہی ظاہر کرتا ہے کہ اُسکا مدار عقل پر نہیں ہے یعنے ماہیت الٰہی اور اُسکے وعدوں کی نسبت ہے اگرچہ عقل اُسکے لئے بھی خارجی تصدیق سے خادم ہے۔ اگر کسی ایمان کا مدار بھی عقل پر ہو من کل الوجوہ تو وہ ایمان ایمان ہی نہیں ہے کیونکہ وہ بھی شامل اور سب دنیاوی تیقنات کے ایک یقین ہے وہ مخصوص یقین جو ایمان کہلاتا ہے۔ ایمان یہہ ہے کہ میں یقین کرتا ہوں بغیر حصول علم عقلی کے کہ کسی دن قیامت ہوگی اور بندگان خدا اپنے اعمال کی جزا و سزا پائینگے اور حضرت محمد صادق کے قول پر اعتماد کر کے میں ایسا ایمان رکھتا ہوں +

درحقیقت یہہ ایمان کا کام ہے کہ اُن صداقتوں کو جنکا علم عقل کو دیا جاوے قبول کرے اور جسطرح حواس میں صداقتیں موجودہ دکھاتے ہیں اُسیطرح آئیندہ امور کی نسبت ایمان میں یہہ خصوصیت یا وصف ہے کہ آئیندہ اور نادیدنی چیزونکو انسان کے سامنے یوں رکھے کہ گویا موجود ہیں۔ اِس ایمان کے ذریعہ سے ہماری اخلاقی روش اُن صداقتوں کے موافق صورت پکڑتی ہے۔ اسکے ساتھ یہہ بھی جاننا چاہئے کہ جیسا وہ علم ہوگا ویسا ہی ایمان ہوگا اور پھر ویسی ہی انسان کی روش ہوگی +

پادری صاحب نادیدنی چیزوں کے ایمان کا مدار عقل پر نہیں مانتے۔ اور لفظ مدار پر آپ کو کلام ہے۔ ہم نہیں جانتے کیوں آپ اِس لفظ پر زور دیتے ہیں۔ کیونکہ اصل بات تو علم ہے اور وہ عقل کو آتا ہے خواہ کسی طرح آوے اور عقل کی رہنمائی یا طالب علمی تو یہیں طے ہو جاتی ہے اور ایمان تو پیچھے پیدا ہوتا ہے (جیسا پادری صاحب کہتے ہیں) – ہر حال میں یقین یا ایمان اُس شے یا علم وہ کی طرف ہوگا جسنے علم دیا نہ ایمان عقل پر ہوگا۔ کیونکہ وہ ایمان لانے والی بھی تو عقل ہی ہے یعنے عقل تسلیم کرے گی کہ فلاں علم مجھکو الہام سے ہوا ہے اور فلاں علم کسی اور طرح سے +

پھر واضح ہو کہ عقل کو یقین یا ایمان سے جدا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ عقل کے بغیر یقین اور ایمان محال ہے جب دیکھتے ہیں کہ جو علم آتا ہے وہ عقل کو آتا ہے۔ خواہ موجودہ صداقتوں کی نسبت ہے اور خواہ آئیندہ اور نادیدنی چیزوں کی نسبت۔ اور پھر خواہ وہ علم حواس کے ذریعہ سے آوے خواہ الہام کے۔ خواہ عقل اُنکو غور و فکر کے بعد مانے خواہ بلا دلیل مان لیوے جیسا بدیہی صداقتوں کو بلا سمجھے مانتی ہے۔ اور خواہ الہام کی بنا پر آئیندہ اور نادیدنی صداقتوں کو بلا سمجھے مان لیوے۔ تو یہہ سب کچھ عقل پر دار و مدار ہوتا ہے۔ اور جبکہ یہہ سب علم عقل کو آتا ہے تو ایمان کیا ٹھیرا۔ یہہ کہ عقل کا اپنے علم کو مان لینا۔ اور ہر علم کو مان لینے یعنے ایمان اور یقین کے لئے کسی نہ کسی کی محتاج ہوتی ہے۔ ہمارے نزدیک عقل اور ایمان میں یہہ رشتہ ہے۔ عقل کی منظوری اور فیصلہ ضروری ہے کہ آیا وہ علم ایمان میں داخل ہوئے یا نہ ہوئے۔ اور انسان موجب اُسکے موافق روش قایم ہو یا نہ ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو کیونکر کوئی بائبل کو مانے اور قرآن اور آوستا اور ویدوں کو نہ مانے +

اگر عمومًا ایمان یا یقین کا مدار عقل پر نہ ہو تو انسان اپنے ایمان کا خواہ کسی قسم کا ہو کیونکر جواب دہ ہو سکتا ہے +

وہ علم یا خیال جو عقل سے منظور کئے جانیکے بغیر یا عقل سے بلا واسطہ ایمان ہی میں داخل کر لیا جاوے (نہیں معلوم یہہ کیونکر ممکن ہے) تو وہ ایمان ایمان نہ ہوگا مگر انتھوزی ازم یعنے ایمان باطل ہوگا +

پھر اِسبات کا فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ یقین یا ایمان کیا چیز ہے۔ پادری عماد الدین صاحب تو کہتے ہیں کہ ایمان وہ ہے جو علم سے پیدا ہوتا ہے۔ بعض اُسے ایک عقلی حالت یا عقلی عمل کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یقین یا ایمان عقل کی ایک فطرتی عادت یا روح کا ایک ملکہ ہے۔ اور اُسکی وجہہ یہہ ہے کہ انسان کی سرشت کے شروع ہی میں ایمان رکھا گیا یعنے نادیدنی چیزیں اُسکے ایمان میں داخل کی گئیں۔ اور تب ہی سے انسان کو یہہ عادت ہو گئی ہے کہ نادیدنی چیزوں پر اُسکا ایمان ہوا کرے۔ مگر جیوں جیوں انسان بگڑتا گیا تو اُس میں بھی خلل آ گیا۔ لیکن الہام نے پھر اُس ایمان کو نہ صرف بحال کیا بلکہ اور ضروری باتیں اُسمیں بڑھائی ہیں۔ اور لفظوں میں یوں کہیں کہ ایمان کو خدا نے عقل کا ساتھی ٹھہرایا تھا اِس وجہہ سے ایمان کوئی جدید پیدایش نہیں ٹھہرتی۔ مگر ایک قدرتی عادت یا ملکہ ہے جو بچپن ہی سے نمایاں ہوتا ہے +

آخیر میں ہم ناظرین کو جتاتے ہیں کہ پادری عماد الدین صاحب نے اِس متنازعہ فیہ امر کو مان لیا ہے۔ چنانچہ شروع ہی میں لکھتے ہیں کہ دین ایمان وغیرہ وغیرہ امور کا انتظام عقل ہی پر موقوف ہے +

الراقم

جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس۔ سیکرٹری



بقیہ اسرائیل اور یہوداہ کی بادشاہت

سن قبل مسیح	یہوداہ	سلطنت کے اوقات	سن قبل مسیح	اسرائیل	سلطنت کے اوقات
۷۷۲	۵۲ سنہ جلوس - بڑی اقبالمندی -		۷۷۲	یاہو کے خاندان کا خاتمہ ہوا - ۱۵ سلوم +	ایک ماہ
۷۶۵	ہیکل میں خوشبو جلانا جو ناروا تھا - اور اسی سبب سے اسکا کوڑھی ہونا			پانچواں خاندان	۱۰ برس
				۱۶ - مناحیم - اسوریہ کا خراج گذار ہونا +	۲ برس
۷۶۱	۵۰ سنہ جلوس		۷۶۱	۱۷ - فقحیہ -	
۷۵۹	۵۲ سنہ جلوس - عزیاہ بادشاہ مرگیا ۲ تواریخ ۲۶ باب +			چھٹا خاندان	
			۷۵۹	۱۸ - فقح بادشاہ ہوا -	۲۰
۷۵۸	۱۱ - یوتام بادشاہ ہوا نیکی کرتا رہا +	۱۶			
۷۴۰	یسعیاہ پیشین گوئی کرتا ہے +				
۷۴۲	یوتام مرگیا -				
۷۴۲	۱۲ - آخز بادشاہ ہوا - سلاطین یہوداہ میں سب سے خراب بادشاہ تھا +	۱۶	۷۴۲	رزین سے عہد و پیمان کرنا - یہوداہ کا چڑھائی کرنا +	
۷۴۰	آخز کی شکست +		۷۴۰	یہوداہ کا دوسرا حملہ - یہودی قیدی ہوتا	
۷۴۰	تغلات پلاسر کو بلاتا ہے - سوریہ کے دیوتوں کو ہیکل میں آنا - پاک برتنوں کا اسوریہ میں بھیجا جانا +		۷۴۰	اسوریہ کا خراج گذار ہونا - یردن کے مشرق کی طرف اڑھائی فرقوں کا اور شمالی اسرائیلوں کے کچھ حصہ کا قیدی ہونا +	
			۷۳۹	فقحیہ کا ہوسیاہ سے مارا جانا + دوسری بادشاہ گردی +	۹
۷۳۰	آخز کا مرنا - ۲ تواریخ ۲۷-۲۸ باب				
۷۳۰	۱۳ - حزقیاہ کا بادشاہ ہونا - دینی اصلاح کا ہونا - بڑی عید فسح کا ماننا +	۲۹	۷۳۰	۱۹ - ہوسیاہ کا بادشاہ مقرر ہونا - حزقیاہ کا ہمعصر +	
۷۲۵	اسوریہ میں بغاوت ہونی - میکاہ اور یسعیاہ کا حزقیاہ کی سلطنت میں نبوت کرنا - ۲ تواریخ ۲۹-۳۲ باب اور ۲ سلاطین ۱۸ باب +		۷۲۵	مصر سے میل کرنا اور اسوریہ سے بغاوت کرنا +	
			۷۲۲	سلمنسر سے قید کئے جانا - سامریہ کا محصور ہونا +	
			۷۲۱	سامریہ کا لیا جانا اور باشندوں کا قیدی ہونا - اسرائیل کی سلطنت کا آخر ہونا +	
			۶۷۸	اسرحدون کا سامریہ کو آباد کرنا ۲ سلاطین ۱۷-۲۴ باب +	

یہودا کی آخری سلطنت

سن قبل مسیح		سلطنت کے اوقات	سن قبل مسیح		سلطنت کے اوقات
۷۲۰	سلطنت حزقیاہ کا ۱۰ سنہ جلوس		۶۴۲	۱۵ - امون بادشاہ ہوا +	۲
۷۱۲	حزقیاہ بادشاہ کی بیماری -		۶۳۹	امون کا بدی کرنا اور اپنے نوکروں سے مارا جانا ۲ تواریخ ۳۳ باب ۲۰-۲۵ آیت اور ۲ سلاطین ۲۱ باب ۱۸-۲۶ آیت +	
۷۰۰	یہودا کا حملہ - حزقیاہ بادشاہ کا مطیع ہونا -				
۶۹۸	دوسرا حملہ - اور اسوری فوج کا تباہ ہونا - حزقیاہ کی وفات ۲ سلاطین ۱۸-۲۰ باب اور ۲ تواریخ ۲۹-۳۲ +		۶۳۹	۱۶ - یوسیاہ بادشاہ ہوا -	۳۱
			۶۲۹	یرمیاہ نبی کا نبوت کرنا -	
			۶۲۵	ناحوم اور حبقوق اور صفنیاہ -	
۶۹۸	۱۴ - منسی بادشاہ ہوا - بت پرستی میں شریک ہوا +	۵۵	۶۰۸	یوسیاہ بادشاہ کا فرعون نیکوہ سے جنگ کرتے وقت مارا جانا - ۲ سلاطین ۲۲-۲۳ باب ۱-۳۰ آیت - ۲ تواریخ ۳۴ و ۳۵ باب +	
۶۸۰	بابل میں اسرحدون کے پاس قید ہوکر جانا +				
۶۷۸	سامریہ کا آباد ہونا - منسی کا توبہ کرنا - ۲ تواریخ ۳۳ باب +		۶۰۸	۱۷ - یہوآخز بادشاہ ہوا - فرعون نیکوہ اُسے مصر میں قید کرکے لے گیا اور	
۶۴۳	اسکا مرجانا - ۲ سلاطین ۲۱ باب .				

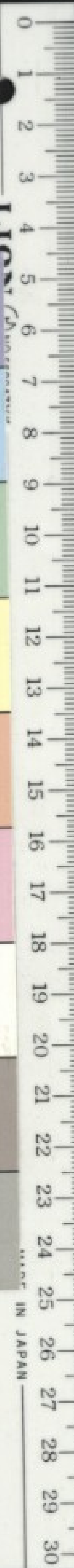
سنہ	واقعات	مدت
	اُسکے بھائی یہویقیم کو بادشاہ کیا ۲ سلاطین ۲۳ باب ۳۱ - ۳۴ آیت - اور ۲ تواریخ ۳۶ باب ۱ - ۴ آیت -	۳ ماہ
۶۰۸	۱۸ - یہویقیم بادشاہ ہوا -	۱۱ سال
۶۰۵	۷۰ برس کی اسیری کی نسبت یرمیاہ نبی کا نبوت کرنا - یرمیاہ ۲۶ باب -	
۶۰۳	دانیئیل کا بابل میں ہونا -	
۶۰۲	بابل سے بغاوت کا اُٹھنا -	
۵۹۷	یروسلم کا لیا جانا - یہویقیم کا گرفتار ہونا ۲ سلاطین ۲۴ باب ۱ - ۶ آیت ۲ تواریخ ۳۶ باب ۵ - ۶ آیت +	
۵۹۷	یہویکین بادشاہ ہوا اُسکا باغی ہونا اور بابل کو گرفتار ہوکے جانا - یروسلم کے لوگوں کو اسیر کرکے لے جانا - یہویکین کا بہت برس تک جینا - اور لاولد رہنا - ۲ سلاطین ۲۴ باب ۸ - ۱۶ آیت ۲ تواریخ ۳۶ باب ۹ - ۱۰ آیت یرمیاہ ۲۲ و ۲۳ باب +	۳ ماہ
۵۹۳	۲۰ - صدقیاہ بادشاہ ہوا - یرمیاہ نبی کا بابل کے برخلاف پیشین گوئی کرنا +	
۵۸۸	یروسلم کا محاصرہ ہونا +	
۵۸۷	مصر سے مدد کی امید ہونی +	
۵۸۶	یروسلم کا لیا جانا اور تباہ ہونا - سلطنت یہوداہ کا خاتمہ - جدلیاہ باقی ماندہ کے سردار کا اسمٰعیل کے ہاتھ سے قتل ہونا - یوحنان کا یرمیاہ اور دیگر اشخاص کو مصر میں لے جانا +	
۵۸۲	نبوزرادان کا لوگوں کو اسیر کرنا +	
۵۶۱	یہویکین کا بابل میں رہا ہونا ۲ سلاطین ۲۵ باب ۱۸ - ۳۰ آیت و ۵۲ باب ۲ تواریخ ۳۶ باب ۱۱ - ۲۱	
۵۳۹	دانیئیل نبی کا چار حیوانوں کی نسبت خواب دیکھنا - دانیئیل ۷ - ۸ باب +	
۵۳۹	سوسن کے قصر میں دانیئیل کا ایک مینڈھے اور ایک بکرے کا رویا دیکھنا - دانیئیل ۸ باب - ستر ہفتوں کی نسبت نبوت کرنا - دانیئیل ۹ باب ۲۰ - ۲۷ آیت -	
۵۳۶	یہودیوں کا واپس ہونا -	

راقم - پادری جے - ایم کوپ صاحب
خزنچی اینڈ بورڈنگ سکول لودیانہ

اہل نینوہ کا ہلاکت سے بچنا

پرانے نوشتوں میں یونہ نبی کا ایک صحیفہ ہے جسمیں ایک شہر نینوہ کا ذکر ہے یہہ شہر بڑا وسیع اور عالیشان تھا اور اُسکی لمبان اور چوڑان اتنی تھی کہ ایک آدمی مشکل سے تین دنمیں اُسکے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سیر کر سکتا تھا پر اُس شہر میں بُرائی اور شرارت اس غایت تک بڑھ گئی تھی کہ خداوند نے اُسپر نگاہ کرکے اُسکو برباد کرنا مصلحت جانا اور اُسکی ہلاکت کی خبر دینے کے لئے اپنے بندہ یونہ کو یہہ کہکر بھیجا کہ اوٹھ اُس بڑے شہر نینوہ کو جا اور اُسکی بربادی کی منادی کر کہ یہہ شہر ہلاک کیا جاویگا کیونکہ اُسکی شرارت میرے سامھنے اوپر آئی ہے - تب یونہ نے خداوند کے فرمان کے بموجب شہر میں جاکر منادی کرنا شروع کیا اور خبر دی کہ چالیس دن کے بعد نینوہ شہر ہلاک کیا جاویگا - جب نینوہ کے باشندوں نے یہہ خبر سُنی تو نہایت ڈر گئے اور اپنے گناہوں سے پچھتانے لگے اور آپس میں صلاح کرکے شہر میں منادی کرا دی کہ سب لوگ روزہ رکھو اور خداوند سے التماس کرو کہ وہ اپنی مہربانی سے ہمکو معاف کرے اور ہماری ہلاکت سے درگذر کرے اور سبھوں نے اپنے کپڑے اوتار ڈالے اور ٹاٹ پہن کر نہایت فروتنی اور خاکساری سے خداوند کے حضور میں فریاد کی اور جب وہاں کے بادشاہ کو یہہ خبر پہنچی تو اُسنے بھی بڑی فروتنی اور خاکساری سے خدا کے اِس غضب کے ٹل جانے کے لئے دُعا و زاری کی اور اپنے سب امیروں اور کبیروں کے ساتھ ملکے شہر میں ایک اشتہار اِس امر کا جاری کیا کہ کوئی انسان اور حیوان گلہ اور رمہ اور کوئی چیز نا چکھے اور نہ کھاوے اور نہ پانی پیوے لیکن سب انسان ٹاٹ پہنیں اور خدا کے حضور شدت سے نالہ و فریاد کریں بلکہ ہر ایک اپنی بُری راہ سے اور اپنے اپنے ظلم سے جو وے کرتے ہیں باز آویں - اور اُنہوں نے آپس میں کہا کہ کون کہہ سکتا ہے کہ خدا باز آویگا اور پچھتاویگا اور اپنے قہر شدید سے دست بردار ہوگا تاکہ ہم لوگ ہلاک نہوں - غرض تمام باشندگان شہر نے نہایت عاجزی اور فروتنی سے خداوند کی درگاہ میں دست دعا اٹھائے اور اپنے گناہوں سے قایل ہوکر خدا سے معافی اور رحمت کے طالب ہوئے اسپر خدا نے بھی جو رحمت میں غنی اور غصہ کرنے میں دھیمہ ہے اپنے قہر او غضب کو جو اُنپر نازل ہونے والا تھا روک لیا اور اُنکا نالہ و فریاد سُنکے اُن کے گناہوں کی سزا دینے سے باز رہا +

اے ناظرین تم آجکل کیا خیال کرتے ہو کہ تمہارے شہر جسمیں تم رہتے ہو نینوہ کی بہ نسبت کچھ کم گناہ ہوتے ہیں کہ خدا اُنکی طرح ہلاکت کی منادی نہیں کرتا اور اپنا قہر نازل کرکے نہیں کرڈالتا کیا خدا اُن گناہوں اور شرارتوں سے جو آجکل ہوتی ہیں واقف نہیں اور دیکھ کے اُنکی سزا نہیں دے سکتا - اور کیا اُسکے قہر او غضب نہ نازل کرنے کی یہہ وجہ ہے کہ تم اپنے گناہوں اور بُرائیوں سے پچھتا کے باز آئے ہو میں کہتا ہوں کہ نہیں - خدا کے غصہ اور غضب روکنے کے لئے ایک صورت بھی تمہارے پاس نہیں ہے پھر کیا سبب ہے کہ خدا ایسا نہیں کرتا قدیم زمانہ میں آدمزاد کی بُرائیوں کے سبب سے خدا نے سوا نوح اور اُسکے خاندان کے سب جہان کو پانی کا طوفان بھیج کر ہلاک کر ڈالا - صدوم اور عمورہ کے باشندوں کو اُنکے گناہوں کے سبب سے آسمان سے آگ اور گندھک بھیجکر خاک سیاہ کر ڈالا اسوال لازم آتا ہے کہ باوجود اِسکے کہ آجکل مثل اُسوقت کے گناہ اور ہر ایک قسم کی بُرائی بہت بڑھ گئی ہے پر پھر بھی خدا اپنے غضب کو گنہگاروں پر نازل نہیں کرتا جسطرح اُسنے اگلے زمانے میں کیا - اُسکا سبب یہہ ہے کہ خداوند رحیم و کریم نے رحمت اور بخشش کا دروازہ اپنی ہی مہربانی سے خداوند یسوع مسیح میں ہوکر کھول دیا ہے کیونکہ خداوند یسوع مسیح نے کل بنی آدم کے گناہوں کے بدلے کفارہ دیا ہے



اور خدا کے غضب اور قہر کی آگ کو دھیما کر دیا ہے۔ اسواسطے خدا کی طرف سے بخشش بخشنے کا آوازہ ہر ایک شہر اور قصبہ اور دیہہ میں ہو رہا ہے اور اگر گنہگار ہلاکت سے بچنا چاہے تو بڑی خوشی سے مقبول ہوتا ہے اور ہلاکت سے گذر کے زندگی میں داخل ہوتا ہے۔ پر اے ناظرین ذرہ خیال کرنا کہ جسطرح مقررہ وقت نینوہ کی بربادی کے لئے تھا یعنے چالیس دن اگر وے اُس میعاد کے اندر توبہ نہ کرتے اور اپنے گناہوں سے باز نہ آتے تو مقررہ وقت پر ضرور ہلاک ہوتے اسی طرح یہہ یقین جانو کہ تمہارے لئے بھی موقعہ و فرصت ابھی ہے اگر ابھی اِس زندگی کی میعاد کے اندر اپنے گناہوں سے نہ پھرو تو قہر ابدی سے ہرگز نہ بچوگے۔ پر شاید اِس میعاد کا بہت سا وقت گذر چکا ہے اور تم ابھی تک کسی حالت میں ہو اور غافل ہو کر وقت کو غنیمت نہ جانکے لاپرواہی سے ڈھیل کرتے جاتے ہو خبردار ذرہ بیدار ہو جاؤ اور اپنی خوفناک حالت سے چونک پڑو مبادا کہ وقت گذر جاوے اور قہر الہی اچانک میں آپڑے اور تم نا اُمید ہو کر دوزخ میں ڈالے جاؤ۔ کون جانے شاید تمہاری حیات گذرنے کے قریب ہے تمہاری زندگی کا ایک دن یا دو دن باقی ہیں۔ اسواسطے اگر ہلاکت سے بچنا چاہتے ہو تو جس وقت خدا کی رحمت کا یہہ آوازہ سنتے ہو ہلاکت سے بھاگو نہیں تو یقین جانو کہ بےخبری میں یہہ مہلت گذر جائیگی اور تم ہلاکت کے مُنہہ میں جا پڑوگے +

اور یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر انسان گناہ کرتے رہیں اور اپنی برائیوں سے باز نہ آویں تو کیا ہلاکت سے بچ رہینگے اور اُن نافرمانبرداروں کی طرح جو خدا کے غضب سے ہلاک ہو چکے ہیں ہلاک نہ ہونگے نہیں گنہگار بغیر خداوند کی رحمت کے ہرگز نہ بچیگا کیونکہ خداوند نے فرمایا ہے کہ میں نے ایک دن ٹھہرایا ہے جسمیں میں دنیا کی عدالت راستی سے کرونگا اور ہر ایک کو اُسکے اعمال کے موافق بدلہ دونگا اگر اب گنہگار کو بے دھڑک گناہ پر گناہ کرتا چلا جاتا ہے سزا نہیں ملتی تو بھی آخر کو ہلاکت ابدی اُسکے لئے تیار ہے لیکن فرصت اور موقعہ جو خدا اپنی رحمت سے گنہگار کو دیتا ہے صرف اسلئے ہے کہ وہ گنہگار اُسکو پہچانا چاہتا ہے کیونکہ اُسنے اپنے کلام میں کہا ہے کہ میں اسمیں خوش نہیں کہ گنہگار ہلاک ہو جاوے بلکہ اسمیں کہ وہ اپنے گناہوں سے باز آوے اور میں اُسے بخشدوں۔ پر اگر گنہگار تامل کرے اور خدا کی رحمت کے آوازے کو ہلکا جانے اور روگردان ہی رہے تو وہ ضرور ہلاکت کے قریب ہے اور پھر میعاد گذرنے کے بعد معافی نہیں ملتی پھر تو شرمندہ ہو کر اور ہاتھ ملتے ملتے ہلاکت میں جانا پڑیگا۔

پس اے ناظرین جسطرح نینوہ کے لوگوں نے قہر الہی کا منادی سنکے توبہ کی اور خدا کی طرف سے بخشش کے ملتجی ہوئے اسیطرح واجب و لازم ہے کہ تم بھی اگر ابھی تک خدا کی رحمت اور بخشش سے خالی ہو دوزخ کی آگ اور الہی غضب سے جو تمام نافرمانوں پر نازل ہونیوالا ہے خوف کھا کے اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خداوند یسوع مسیح کے ذریعہ سے جسکے وسیلے سے خدا رحمت اور بخشش کا وعدہ کرتا ہے ابدی عذاب اور ہلاکت سے بچنے کے لئے فوراً چلے آؤ پیشتر اسکے کہ بخشش کا آوازہ بند ہو جاوے اور ہلاکت کا گھنٹہ پہنچے +

ویلز رف آن کارنیس یعنے گٹے گھٹے کا بالکل علاج جلد کرتی ہے اِس دوا کی قیمت ۸ ؍ فی بکس ملنے کا مقام بمبئی میں دوکان علی ایلن سینٹن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہے +

اسلامی منادی

اگرچہ مسیحیوں کی طرح اہل اسلام میں قدیم سے رواج نہیں کہ بازاروں میں قرآن شریف کی منادی کریں تو بھی اگر مُہذب اور تعلیم یافتہ اہل اسلام ایسا کریں تو کچھ مضائقہ نہیں تعلیم یافتہ اور مُہذب اہل اسلام جہاں کہیں اور جب کبھی عام جلسوں میں گفتگو کرتے ہیں تو اُن سے سنجیدگی اور متانت ٹپکتی ہے۔ مگر جب عام اہل اسلام ایسا کرتے ہیں تو ملک میں نااتفاقی پھیلاتے ہیں۔ کل ایک اہل اسلام رام باغ کے دروازہ کے باہر بڑی بلند آواز سے پکار رہے تھے کہ کافروں کے ساتھ میل جول نہ رکھنا چاہئے۔ اور کافر وہ لوگ ہیں جو آل اسلام کے نبی محمد صاحب پر ایمان نہ رکھیں اسے خیال کرنا چاہئے کہ۔ علاوہ اُن لوگوں کے جو مسیحی ہیں اِس شہر میں ہزار ہا ہندو اور سکھ ہیں جو محمد صاحب پر ایمان نہیں رکھتے۔ تو کیا اُس واعظ کو ایسا وعظ کرنا مناسب ہے کہ ہندو اور اہل اسلام میں جو شتقوں سے میل جول ہو نہ رہے۔ افسوس ایسے واعظ ہیں کہ ملک کے امن کا ذرا خیال نہیں کرتا اور ایک بلوہ کا جھنڈا کھڑا کروانا چاہتا ہے۔ ہمارے شہر کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہروَن صاحب دانا افسر بھی ہیں اور ہوشیار بھی ہیں۔ پھر کیا سبب ہے کہ وہ ایسی واردات کی خبر نہیں رکھتے۔ حاشا و کلا ہمارا ہرگز یہہ مطلب نہیں کہ ہم صاحب موصوف کو اشتعال طبع دلائیں اور وہ ایسے تجربہ کار بھی ہیں کہ یک بیک اشتعال طبع میں آنے والے بھی نہیں۔ اِس تحریر سے ہمارا مطلب یہہ ہے کہ کہیں بات کا بتنگڑ نہ ہو جائے اور پھر صاحب موصوف کو مشکل آن پڑے۔ مختصر یہہ ہے کہ ہمکو اُمید ہے کہ صاحب ممدوح پہلے خفیہ تحقیقات کر لیں کہ واقع میں ایسا ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر بخوبی ثابت ہو کہ ایسا ہوتا ہے تو مسٹر نوکس صاحب ڈپٹی کمشنر اور کرنل کمبھن صاحب کمشنر سے مشورت کر کے کوئی مناسب انتظام کریں +

راقم امرتسری

اخبار تار برقی

سوئز۔ ۱۶ مئی۔ جہاز سنگاپور نامی سے جسکو آگ لگ گئی ہے تمام مال و اسباب نکال کر بذریعہ ریل کے سکندریہ کو روانہ کیا جا رہا ہے جہاں سے روبٹینو کمپنی کی ہفتہ وار ڈاک کے جہاز میں جو سنیچر کے روز ۹ بجے صبح کے روانہ ہوا کرتا ہے لدا جاویگا۔ مسافروں کی صحت اچھی ہے۔ آگ کے بجھانے کی سعی کی جا رہی ہے +

شملہ ۱۶ مئی۔ صیغہ خارجیہ میں امیر صاحب اور شنواریوں کی

لڑائی کی خبر آئی ہے۔ کہتے ہیں کہ امیر صاحب نے موسم گرما میں جلال آباد میں رہنے کا فیصلہ کیا ہے +

یہاں کمیشن تعلیم نے کارروائی شروع کر دی ہے جسمیں ممبروں کو کامیابی ہو رہی ہے۔ مگر مسٹر ہنٹر صاحب کے ہر ایک فقرہ پر مباحثہ ہو رہا ہے چنانچہ مسٹر ہنٹر صاحب ایک طرف اور باقی سب ممبر دوسری طرف ہیں +

رنگون۔ ۱۶ مئی۔ برہما کی جو سفارت فرانس کے لئے تجویز کی گئی تھی چند روز سے یہاں وارد ہے۔ اور ایسی احتیاط سے پہونچی ہے کہ اسکے آنیکی کسی کو خبر نہیں ہوئی۔ بظاہر وہ نہایت خطرناک معلوم ہوتی ہے اسلئے ابھی اپنے جہاز پر ہے۔ اس سفارت میں ۵ شخص شامل ہیں جو جمعہ کے روز ۲ بجے کلکتہ کو روانہ ہونگے +

شملہ۔ ۱۸ مئی۔ آجکی کونسل واضعان آئین و قوانین میں مسودہ قانون لوکل سیلف گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ سلیکٹ کمیٹی کے تفویض ہوا جو آنریبل میجر بیرنگ صاحب و آنریبل سٹرٹ صاحب و آنریبل مسٹر ہنٹر صاحب و آنریبل مسٹر کرسٹن صاحب سے مشتمل ہے +

گورنمنٹ پنجاب نے اتفاق کیا ہے کہ میونسپلٹی شملہ میں ایک صاف و سادہ انتخاب کا دستور جاری کیا جائے کمیٹی خود اپنا پریزیڈنٹ منتخب کرے۔ اور گورنمنٹ کلرک ایسے استحقاق میں شامل نہیں اور ماہ اگست میں انتخاب شروع ہوگا

آج حضور ویسرائے کی گاڑی کو بڑا صدمہ پہنچا۔ جس سے سخت حادثہ کا احتمال تھا۔ یعنے اصطبل سے لاتے وقت گھوڑے کھڈ میں کود پڑے جس سے گاڑی ریزہ ریزہ اور گھوڑے سخت مجروح ہوئے اور کوچمین مشکل سے جانبر ہوا +

لنڈن۔ ۱۷ مئی۔ جیمس ٹنٹر ممبر پارلیمنٹ کی تحقیقات میں جو فونکس پارک کی قتل میں شریک تھا ایام الحبس کا حکم نافذ ہوا ہے +

۱۷ مئی جنوبی امریکہ کی خبر سے واضح ہوا ہے کہ گورنمنٹ پیرو نے ایک ایسے عہدنامہ پر دستخط کئے ہیں جسکے رو سے قصبہ ٹکنا و ایریکا کا بندرگاہ دس سال کے لئے چلی کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے +

۱۸ مئی۔ آج صبح کے ڈیلی نیوز میں ایک تار شائع ہوا ہے جس سے منکشف ہوا ہے کہ بندرگاہ سعید میں برٹش فوج کا گیریسن قائم کیا جاویگا +

لنڈن۔ ۱۸ مئی۔ آج ڈیوک اور ڈچس آف ایڈنبرا اور لارڈ ولسلی صاحب زار روس کی تاج پوشی کی رسوم میں شامل ہونے کے لئے ماسکو کی طرف روانہ ہوئے +

لودیانہ

آج شام کے ۵ بجے بہ پولیس متصل تحصیل لودیانہ میں تقریب سالگرہ حضور قیصر ہند ملکہ معظمہ جلسہ منعقد ہوگا جسمیں شہزادگان و حکام ضلع و رئیسان و صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی و ڈسٹرکٹ کمیٹی تشریف فرما ہونگے۔ اور بیرونجات کے رؤسا بھی حسب قاعدہ آگئے۔ آتشبازی چھوڑی جائیگی +

ہم نہایت خوشی سے یہہ خبر درج اخبار کرتے ہیں کہ ہمارے مشن سکول کے جو ۲۲ طالب علمان نے مڈل کا امتحان دیا تھا انمیں سے ۱۷ طالب علم پاس ہوئے ہیں۔ تین روز سے متواتر سخت تند باد اور اندھیروں کے باعث خلق اللہ کو گونہ تکلیف ہے۔ موسم کی حالت اعتدال پر ہے۔ اور ہوا کی کیفیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کہیں بارش ہو گئی ہے جس سے کوئی سختی زیادہ نہیں رہی ہے۔ چھڑکاؤ ابھی تمام شہر میں نہیں ہوتا ہے البتہ رؤسا و امرا کے دروازوں پر تو چھڑکاؤ محکمہ صفائی کی جانب سے ہوتا ہے جس سے ضرور ساون کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور غربا کے دروازوں پر خاک اڑتی ہے کیونکہ انکے لئے سقے نہیں ملتے ہیں +

خیر چھڑکاؤ کی تو اسقدر پرواہ نہیں۔ پرواہ ہے تو یہہ کہ اب ہمارا شہر غلاظت کے نیچے دبگیا ہے اور چاروں طرف سے آواز آتی ہے کہ شہر **غلیظ ہے۔ غلیظ ہے۔ غلیظ ہے۔** اگر یہی حالت رہی تو عنقریب ہمارے شہر میں کوئی نہ کوئی بیماری ضرور پھیل جاویگی جسکے علاج کے لئے میونسپل کمیٹی کو ہزاروں روپیہ دینا پڑیگا۔ اور جانیں تلف ہونگی۔ کیا اب بنسبت ۲ برس پیشتر کے شہر میں غلاظت بہت پیدا ہوتی ہے اور کیا صفائی کا خرچ پیشتر سے اب زیادہ نہیں ہے۔ اور کیا چنگی کی آمدنی پہلے سے اب کم ہے۔ محکمہ صفائی کو ان باتوں پر غور کرنا چاہئے اور غور کر کے صفائی کی طرف متوجہ ہونا چاہئے +

اور اگر حکام خود ملاحظہ فرمائینگے تو دیکھینگے کہ ہماری تحریر بالکل درست ہے اور اگر صرف چوڑہ بازار دیکھکر خوش ہونگے تو ہماری تحریر غلط تصور کیجاویگی۔ اگر صبح کیفیت کوئی ذی اختیار حاکم بلا خبر اگر شہر کی حالت دیکھے تو ضرور معلوم ہوگا کہ یہہ تحریر درست اور ہمدردی پر مبنی ہے۔ اور جبتک حکام توجہ نہیں کرینگے تو کچھ بھی نہیں ہوگا بلکہ شہر کی حالت دن بدن خراب ہوتی جاویگی +

۱۸ مئی کے گزٹ سے معلوم ہوا کہ جناب خان بہادر منشی قادر بخش خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی ترقی سیوم جماعت کے دوم درجہ سے سیوم جماعت کے اول درجہ پر ہو گئی ہے +

رسید زر

جناب منشی نظام الدین خانصاحب از امرتسر۔ [illegible]
جناب مسٹر پارسنس صاحب اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ از جودھپور۔ [illegible]
جناب پادری طامس ہاول صاحب از پنڈ دادنخان۔ ے
جناب پادری تھیاسن صاحب از روڑکی۔ ے
جناب ماسٹر ایڈورڈ صاحب از دیواڑی۔ [illegible]

اشتہار

جنرل اسمبلی کے مختصر سوال و جواب کی تفسیر یہہ سوال و جواب جو تمام پریسبٹیرین کلیسیاؤں میں رائج ہے۔ اور جسکا ترجمہ لاہور کی پریسبٹیرین کلیسیا کی طرف سے ہو چکا ہے۔ حال میں اسکی تفسیر کا پادری ایس مارٹن صاحب مشنری ظفروال (پنجاب) نے ترجمہ کیا ہے۔ اور مشن پریس سیالکوٹ میں نہایت صفائی سے عمدہ کاغذ پر چھپکر تیار ہے صفحہ ۲۴۵ ہیں۔ قیمت ۸ر بلا محصول اور معہ محصول ۱۰ر قرار پائی ہے۔ جس صاحب کو خریدنا منظور ہو قیمت معہ محصول بھیجکر منگو لیں +

المشتہر
رحمت مسیح واعظ مہتمم مشن پریس سیالکوٹ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا